OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
jirs.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:6, Issue: 1, Jan – June 2021
DOI: **10.36476/JIRS.6:1.06.2021.06**, *PP: 1 - 22*

ماحولیاتی آلودگی اور سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ہماری ذمے داریاں

Environmental Pollution and our Responsibilities in the Light of Sīrah al Nabī ﷺ

Dr. Muhammad Farooq Abdullah
Assistant Professor, Department of Interfaith Studies,
Allama Iqbal Open University Islamabad, Pakistan

Version of Record Online/Print: 25-06-2021
Accepted: 31-05-2021
Received: 31-01-2021

Abstract

The creation of the universe and maintaining it on a certain balance is called the nature of Allah Almighty. Allah has made the human being the trustee of this natural environment and has guided humanity in the basic principles of natural needs and purposes. Unnecessary interference in natural resources causes environmental pollution, which has created countless problems today. The paper intends to provide the solution of the causes of this catastrophe, and it's remedied in the light of the teachings of the Holy Prophet. The Holy Prophet (PBUH) has laid down several principles for the survival of humanity and the fulfillment of its natural needs. It is an inescapable fact that the Prophet (PUBH) drew attention to environmental protection and preservation of the environment at a time when man did not realize its importance, and it is also a fact that if humanity today follows the teachings of the Holy Prophet, environmental protection and prevention of pollution can be ensured. The study concludes that if one lives in the light of the principles and rules laid down by the Holy Prophet, the good life in this world can be achieved along with the eternal success of the hereafter. The research recommends the government, scholars, and media to run a campaign for awareness about the environmental problems in their domains.

Keywords: *environment, humanity, nature, pollution, religion*

CC BY

تمہید

اللہ تعالیٰ کا اس کائنات کو پیدا کرنا اور اسے ایک خاص توازن پر قائم رکھنا حکمت سے خالی نہیں، اسی توازن کو فطرت خداوندی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو ایک کلیدی حیثیت سے نوازا ہے اور اس کو فطرت کا خلیفہ بنا کر اس قدرتی ماحول کا امین بنا دیا۔ اسلام دین فطرت ہے، جس نے انسانیت کو فطری ضروریات اور مقاصد میں بنیادی اصول کی رہنمائی کی ہے۔ انہی ضروریات زندگی میں سے ماحول بھی ہے جس پر حیاتیاتی تنوع کی بقاء کا انحصار ہے۔ فطری اور قدرتی وسائل میں بے جا مداخلت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ ماحول میں یہ بے ترتیبی اور بے قاعدگی خود انسانی حیات کے لیے عذاب سے کم نہیں، شرح اموات اور امراض کی تعداد اور شدت میں اضافہ اس کا معین ثبوت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی انقلاب آفرین اصلاحات

اس تباہی کے اسباب کیا ہیں اور اس کی اصلاح کیسے ممکن ہے؟ اس کا حل اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دین اور نبی اکرم ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات میں کامل طریقے سے موجود ہے۔ اگر ہم پوری تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آج تک نبی اکرم ﷺ سے بڑا نہ کوئی مصلح ہوا ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ یقینا نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے تمام پہلو انسانیت کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ذاتی اور شخصی کردار امت کی اخلاقی تربیت کے بارے میں ہدایات دیتا ہے۔ ساتھ ہی آپ نے سماج اور معاشرے کے ظاہری خدوخال بہتر سے بہتر بنانے کے لیے بھی رہنما اصول بتائے ہیں جس کو ہم ماحولیاتی حسن بھی کہہ سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیرت رسول ﷺ کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور آپ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[1]

"بے شک اللہ کے رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔"

ماحول کی لغوی تعریف

ماحول اصل میں عربی زبان کے دو الفاظ "ما" اور "حول" سے مل کر بنا ہے، "ما" کا لفظی معنی ہے "جو کچھ" اور "حول" کا لفظی معنی ہے "ارد گرد"۔ یعنی جو کچھ انسان کے ارد گرد ہوتا ہے اس کو ماحول کہتے ہیں آج کل عربی زبان میں اس کو "بیئۃ" کہا جاتا ہے۔[2] لغت میں لفظ ماحول ہیئت اور حالت کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ اور انگریزی میں اس کے لیے (Environment) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

"وحَوْلُ الشيء: جانبه الذي يمكنه أن يحوّل إليه" [3]

"کسی شیئ کی وہ جانب جس کا احاطہ کرنا ممکن ہو"

یہی معنی قرآن کی اس آیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں:

"مَثَلُهمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَه ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ"[4]

"ان کی مثال (اس شخص) کی مثال کی طرح ہے جو آگ جلائے، پس جب آگ نے روشن کر دیا اس کے ماحول کو، تو لے گیا اللہ ان کی روشنی کو۔"

قرآن مجید میں لفظ "حول" ان معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ"[5]

"(وہ فرشتے) جو اُٹھائے رکھتے ہیں عرش کو اور وہ جو اس کے ارد گرد ہیں۔"

اصطلاح میں ماحول کی تعریف

اصطلاحی اعتبار سے ماحول ان تمام اشیاء سے عبارت ہے جن سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ یہ صرف ہوا پانی اور مٹی کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور ہر طرح کے معاشی امور داخل ہیں یعنی انسان کو اپنے گرد و پیش میں جن اشیاء سے واسطہ پڑتا ہے ان تمام اشیاء کو ملا کر ماحول بن جاتا ہے۔

انسائکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ماحول کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"*Environment, the complex of physical, chemical, and biotic factors that act upon an organism or an ecological community and ultimately determine its form and survival*" [6]

"ماحولیات، جسمانی، کیمیائی اور حیاتیاتی عوامل کے پیچیدہ تعامل جو حیاتیات یا ماحولیاتی معاشرے کے گرد و پیش پر اثر انداز ہوتے ہیں اور آخر کار اس کی شکل اور بقاء کا تعین کرتے ہیں۔"

ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم

فطری ماحول میں غیر فطری عناصر کا داخل ہونا آلودگی کہلاتا ہے۔ آلودگی (Pollution) سے مراد قدرتی ماحول میں ایسے اجزاء شامل کرنا ہے کہ جس سے ماحول میں منفی تبدیلی واقع ہو۔ آلودگی عام طور پر صنعتی کیمیائی مادوں کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ شور، حرارت یا روشنی کی توانائی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ معجم المعانی کے مطابق عربی زبان میں آلودگی کے لئے "تلوّثًا" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو "مُتلوِّث" کا معنی ہوگا آلودگی والا۔[7]

انسائکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں آلودگی کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"*Pollution, also called environmental pollution, the addition of any substance (solid, liquid, or gas) or any form of energy (such as heat, sound, or radioactivity) to the environment at a rate faster than it can be dispersed, diluted, decomposed, recycled, or stored in some harmless form*" [8]

"آلودگی جسے ماحولیاتی آلودگی بھی کہتے ہیں، ماحول میں کسی بھی مادے (ٹھوس، مائع، یا گیس) یا توانائی کی کسی بھی شکل (جیسے حرارت، آواز، یا تابکاریت) کو اس سے کہیں زیادہ تیزی سے منتشر کرنا، پتلا یا رقیق کرنا، گلنا/بوسیدہ کرنا، دوبارہ استعمال، یا کسی بے ضرر شکل میں ذخیرہ کرنا۔"

ماحولیاتی آلودگی کا اثر

دراصل فساد نظام فطرت میں تبدیلی لانے، بگاڑ پیدا کرنے اور انسانی ماحول اور گرد و پیش کی صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے لیے اللہ نے جو انتظام و انصرام کیا ہے اس کی خلاف ورزی کرنے کا نام ہے۔ اہل لغت فساد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الفساد في اصل اللغة: هو تغير الشيئ عن الحال السليمة خروج عن الاعتدال فهو ضد الصلاح، يقال

فسد اللبن والفاكهة والهواء اذا اعتراه تغير او عفونة حتي اصبح غير صالح ثم استعمل لغة في جميع الاشياء والامور الخارجة عن نظام الاستقامة كالبغي والظلم والفتنة، وعلى قوله تعالي؛ "ظهر الفساد في البرو البحر"[9]

"فساد کا معنی لغت میں کسی چیز کی حالت سلیم کا بدل جانا اور اعتدال سے نکل جانا ہے۔ فساد اصلاح کی ضد ہے کہا جاتا ہے دودھ خراب ہو گیا، میوہ خراب ہو گیا، ہوا خراب ہو گئی، جبکہ اس میں تغیر آ جائے اور تعفن پیدا ہو جائے، اور وہ بگڑ جائے۔ پھر بعد میں فساد کا لغوی اعتبار سے ان تمام اشیاء اور امور کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ جو نظام استقامت سے نکل گئے ہوں جیسے بغاوت ظلم فتنہ اللہ کا ارشاد ہے ظہر الفساد اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔"

جس طرح کہ قرآن مجید میں ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[10]

"خشکی اور تری میں فساد انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔"

لہٰذا جو لوگ قوانین فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں یا بدل رہے ہیں اور نظام فطرت کو درہم برہم کرنے میں لگے ہوئے ہیں یا ایسے اسباب اور عوامل پیدا کر رہے ہیں جن سے ماحولیات کو نقصان پہنچ رہا ہے، ہوا کی کثافت، فضاء کی آلودگی اور پانی کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے انسانی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

آلودگی کی اقسام

ماحول پر آلودگی کے مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں ان مختلف النوع طریقہ ہائے انداز کے اعتبار سے آلودگی کی بنیادی دو قسمیں ہیں: (1) فکری (2) مادی

فکری آلودگی کی اقسام

اخلاقی آلودگی، تمدنی آلودگی، سیاسی منافرت کی آلودگی، معاشرتی آلودگی۔ نجاست کی آلودگی، تعصب کی آلودگی، حلال و حرام کا عدم امتیاز وغیرہ، فکری آلودگی کے تحت ذکر کردہ تمام اقسام کو بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے بلکہ ماحول کی دیگر تمام اقسام پر فکری آلودگی کی زیادہ رعایت کرنی چاہیئے تاکہ دیگر مادی آلودگیوں پر بھی قابو پایا جاسکے۔

مادی آلودگی کی اقسام

زمینی آلودگی، آبی آلودگی، فضائی آلودگی ،صوتی آلودگی ، تابکاری آلودگی، روشنی کی آلودگی، غذائی آلودگی، دھویں کی آلودگی۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق ہوا اور پانی کو آلودہ کرنے والے مادوں کی اقسام میں باریک ذرات، بلیک کاربن، زمینی سطح کا اوزون، نائٹروجن ڈائی آکسائڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائڈ شامل ہیں۔[11]

1-زمینی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

ذیل میں انسانیت کو درپیش اہم مسئلہ یعنی آلودگی کے حوالے سے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کرہ ارض کے کل رقبے کا چوتھائی حصہ خشکی پر مشتمل ہے اگرچہ خشکی کا کل رقبہ آبی رقبے کے مقابلے میں بہت کم ہے لیکن خشکی کا ماحول انتہائی اہم ہے۔ زمین پر جانوروں اور پودوں کی لاکھوں اقسام ہیں۔ زمین بھی قدرتی اور غیر قدرتی دونوں قسم کے عناصر سے آلودہ ہوتی

ہے۔ مثلاً جنگل، آگ، ہوا، سیلاب، زلزلے اور آتش فشانی کا عمل قدرتی عوامل ہیں۔ غیر قدرتی عوامل میں انسانی ذرائع یعنی صنعتی اور سائنسی ترقی اور جدید زرعی انقلاب بھی شامل ہیں۔ زمین کا بنجر ہونا، سیم اور تھور کا شکار ہونا بھی زمینی آلودگی کی قسمیں ہے۔ زمین کی بُردگی زمین کی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ ہے، کیونکہ اس میں زمین کی اوپر کی تہہ جو نہایت ہی زرخیز ہوتی ہے ہوا یا پانی کے عمل سے ضائع ہو جاتی ہے اور زمین بنجر ہو جاتی ہے اس لئے زمینی آلودگی سے بچاؤ صرف اور صرف شجرکاری سے ممکن ہے۔

شجرکاری اور زراعت: تمنائے ابراہیمؑ

ماحولیاتی آلودگی کم کرنے میں درختوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے، قرآن مجید نے دنیوی نعمتوں میں سے باغات، میوہ جات اور اس کے ضمن میں زراعت کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عجیب وغریب ترتیب کے ساتھ درخواست کی صورت میں اللہ کے حضور دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شرف قبولیت بخشا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ملاحظہ فرمائیں:

"وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهلَه مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ "[12]

"اور جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب! بنادے اسے امن والا شہر اور رزق دے اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے جو ایمان لائے ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر۔"

پس ابراہیم علیہ السلام کا بیت اللہ کے مقام کو (بلد) یعنی شہر بنانے کی دعا کو شہریت اور اس کے جملہ لوازمات اور انتظامات کے لیے ایک شرعی ماخذ بنایا جاسکتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں حرم شریف کے لیے امن کی درخواست پیش کی، جس کو اللہ نے قبول فرمایا امن کی اس درخواست میں محض انسانوں کو نہیں بلکہ حیوانات اور نباتات تک کو دعا میں شامل کیا گیا۔ آج ہزاروں سال بعد بھی حرم شریف کے چہار جانب میں کئی میل تک شکار کھیلنا اور جنگلی جانور اور جنگلی درخت کاٹنا ممنوع ہے، تو گویا مسلمانوں کے لیے دعائے ابراہیمی آج بھی بطور شہری حقوق قانون کی حیثیت رکھتی ہے۔

اسی آیت میں اہلیان شہر مکہ مکرمہ کے لیے رزق کے ثمرات وکشادگی کی درخواست کی گئی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شجرکاری اور زراعت سنت اور تمنائے ابراہیمی ہے اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور مقبول عمل ہے اور یہ کہ کسی علاقے کے باشندوں کے لیے ماحول میں امن کا مسئلہ دیگر مسائل پر مقدم ہے۔

نبی اکرم ﷺ حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر

قرآن مجید منشور ابراہیمی کی ان دفعات کو اس حیثیت سے بتاتا ہے کہ یہ ملت اسلامی کے بانی کی طرف سے اسلامی منشور ہے۔ حضرت عباد بن تمیمؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إن إبراهيم حرم مكة ودعا لها وإني حرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة "[13]

"ابراہیمؑ نے مکہ کو محفوظ بنایا اور اس کے لئے دعا کی، اور میں نے مدینہ منورہ کو ایسا ہی علاقہ محفوظ بنا دیا ہے جیسا کہ ابراہیمؑ نے مکہ کو محفوظ بنایا ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس اعلان کردہ منشور کو نبی الخاتم حضرت محمد ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے ہر دور میں اپنے بود وباش کے علاقوں میں نافذ کیا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إني أحرم ما بين لابتي المدينة أن يقطع عضاها أو يقتل صيدها"[14]

"میں مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیان درخت کاٹنا اور شکار کھیلنا ممنوع قرار دیتا ہوں۔"

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

"اللهم! إن إبرا هيم خليلك ونبيك وإني عبدك ونبيك، وإنه دعاك لمكة، وإني أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه، وإني أحرم ما بين لابتيها"[15]

"اے اللہ! ابراہیمؑ تیرا خلیل اور نبی تھا اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اس نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا مانگی تھی اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لیے اس سے دوچند مانگتا ہوں، اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر کی ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔"

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ مرکز اسلام کی تعمیر کے وقت جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے امن عامہ، تحفظ حیوانات اور تحفظ نباتات کے قوانین نافذ کیے تھے، اسی انداز میں نبی اکرم ﷺ نے شہروں اور قصبوں کو صحت افزاء بنانے اور اسے معاشی، روحانی اور ایمانی جلا بخشنے کے لئے منشور ابراہیمی کو نہ صرف پہلی اسلامی ریاست یعنی مدینہ منورہ میں عملی طور پر نافذ کیا بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر روز افزوں ترقی دینے کے لیے دعا وجد وجہد بھی فرمائی۔

سیرت نبوی ﷺ میں جانوروں کے تحفظ کا حکم

ماحولیات کا ایک اہم عنصر جانور بھی ہیں اور ان سے ماحول کا حسن وابستہ ہے ان کی بقاء اور حفاظت انسانوں کی ذمہ داری ہے۔ ماحولیاتی آلودگی سے انسانوں کے علاوہ جانور بھی بری طرح سے متاثر ہو رہے ہیں جبکہ اسلام ہر ذی روح کے ساتھ رحم اور حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ"[16]

"ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم کی آگ میں داخل ہوئی کیونکہ اسے اس نے باندھا تھا تو نہ اسے کھلاتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین کے حشرات میں کھاتی۔"

شرید بن سویدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ"[17]

"جو شخص کسی چڑیا کو بطور تفریح قتل کرے گا، قیامت کے دن وہ اللہ کے سامنے فریاد کرتے ہوئے کہے گی کہ اے رب فلاں نے مجھے تفریح کے طور پر قتل کیا اور کسی فائدے کی خاطر قتل نہیں کیا۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهَا"[18]

"جو انسان کسی چڑیا یا اس سے بڑی چیز کو ناحق مار ڈالے اللہ اس سے اس کے بارے میں سوال کرے گا۔ پوچھا گیا

اے اللہ کے رسول ﷺ اس کا حق کیا ہے ؟آپ ﷺ نے جواب دیا اس کو ذبح کرکے کھائے اور اس کا سر کاٹ کے پھینک نہ دے۔"

واضح رہے کہ حال ہی میں آسٹریلیا کے جنگلات میں لگی آگ کے نتیجے میں ایک ارب جانور اسکی لپیٹ میں آکر ہلاک ہوگئے ہیں اور بعض جانوروں کی نسلوں کو تو معدومی کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ آگ ۲۵.۵ ملین ایکڑ رقبے پر لگی ہے جو کہ جنوبی کوریا یا پرتگال کے رقبے کے مساوی ہے۔ مشہور امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق سائنسدانوں نے شدید آگ کا سبب آب وہوا میں تبدیلی کو قرار دیا ہے۔[19]

2۔فضائی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

فضا (Atmosphere) بجا طور پر انسانی حیات کی بقاء میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ یہ فضا میلوں پر محیط "ہوا" کا ایک دلربا غلاف ہے جو مختلف گیسوں سے مرکب ہے۔اس کے مطالعہ کو آج کل (Atmospheric Science) کہا جاتا ہے۔جس میں نائٹروجن ۷۸ ٪، آکسیجن ۲۱٪، آرگن گیس ۰.۹۰٪ اور کاربن ڈائی آکسائڈ ۰.۰۳٪ ہے۔[20]

یہ فضائی غلاف یکساں طور پر حیوانات، نباتات، انسانوں اور ہر طرح کی مخلوقات کے لئے زندگی کی ضمانت ہے۔اسی فضا کی وسعتوں میں خوبصورت ہوائیں چلتی ہیں جس کے دوش پر بادلوں کے قافلے رواں دواں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے کسی بھی علاقے یا خطہ کے لوگوں کو اپنی رحمت کی بارش سے سیراب فرماتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَهُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا "[21]

"اور اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو، خوش خبری سناتی ہیں، اس کی رحمت سے پہلے ، اور ہم نے نازل کیا، آسمان سے پانی پاک کرنے والا۔"

اسی بارش کی وجہ سے انسانوں اور تمام مخلوقات کے لئے غذا کا انتظام ہوتا ہے۔ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ، اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا،ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا، فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا، وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا، وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا، وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا، وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا، مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ" [22]

"پس چاہیئے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف، بیشک ہم نے پانی کو خوب برسایا، پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا، پھر ہم نے اس میں اناج، انگور، ترکاری، زیتون، کھجور کے درخت، گھنے باغات، پھل اور چارے کو اگایا (جس میں) تمہارے لیے اور تمہارے چوپاؤں کے لیے فائدہ ہے۔"

انسانوں کے غلط طرز معاشرت اور غیر فطری عوامل کے استعمال سے فضا کے فطری انداز کو مختلف طریقوں سے تبدیل کیا گیا، تو فضا اس حد تک جا پہنچی کہ اب اسے فائدے سے بڑھ کر نقصان ہونا شروع ہوگیا۔ ماہر طبیعیات رالف مولر (Rolf Muller) کے مطابق فضائی آلودگی کی بدولت انسانی صحت کے لئے بہت مشکل امراض پیدا ہوگئے ہیں اور ساتھ ہی معتدل درجہ حرارت میں بھی فرق پیدا ہوا ہے۔اوزون کے غلاف کو نقصان ہونے کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے جس کا سبب کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین گیس کی مقدار کا بڑھ جانا ہے جس کی وجہ سے ہر طرح کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے ۔[23]

ماحول کی بہتری میں درختوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے، قرآن وسنت اور سیرت طیبہ ﷺ میں شجرکاری کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے، قرآن مجید میں درختوں کی اہمیت سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ" [24]

"اور وہ وہی ذات ہے جس نے نازل کیا آسمان کی طرف سے پانی پس نکالے ہم نے اس پانی کے ذریعے ہر چیز کے پودے پس نکالے ہم نے اس پودے سے سبز رنگ کے دانے ہم نکالتے ہیں اس سے دانے ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے اور کھجوروں سے ایک کے خوشوں سے گچھے لٹکے ہوئے اور باغات ہیں انگوروں اور زیتون کے اور اناروں کے جو ملتے جلتے ہیں اور جو نہیں ملتے جلتے دیکھو اس کے پھل کی طرف جب وہ پھل دیتا ہے اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو بیشک اس میں کئی نشانیاں ہیں اس قوم کے لیے جو ایمان لاتی ہے۔"

یہ آیت ہمیں سبزہ کے اسباب پیدا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ما من مسلم يغرس غرسا إلا كان ما أكل منه له صدقة وما سرق له منه صدقة وما أكل السبع منه فهو له صدقة وما أكلت الطير فهو له صدقة ولا يرزهه أحد إلا كان له صدقة"[25]

"جو بھی مسلمان پودے لگائے گا اور اسے کچھ کھا لیا جائے گا وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا اور جو چوری کر لیا جائے گا یا کوئی پرندہ کھالے وہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ ہو جائے گا۔"

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک پودا لگانے سے صدقات کا ڈھیر لگایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی اسے کھائے یا کیڑے مکوڑے نقصان بھی پہنچائیں تو بھی پودا لگانے کا پورا اجر ملے گا۔ ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"[26]

"جو مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی کرے گا اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھالے گا تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جائے گا۔"

ایک اور اسلوب سے آپ ﷺ نے شجرکاری کی ترغیب کچھ یوں دی ہے:

"مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ"[27]

"جو شخص کوئی پودا لگائے گا اس کے لیے اس پودے سے نکلنے والے پھل کے بقدر ثواب لکھا جائے گا۔"

نبی اکرم ﷺ نے ہر اس شخص کے لیے اجر کا وعدہ فرمایا ہے جو بنجر زمین پر فصل اگا کر اسے زندہ کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"من أحيا أرضا ميتة فله فيها أجر"[28]

"جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا یا تو اس میں اس کے لئے اجر ہے۔"

سبزہ کے تحفظ کا تصور سب سے پہلے نبی کریم ﷺ نے دیا آپ ﷺ نے فرمایا:

"من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار"[29]

"جو شخص کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا اللہ تعالی جہنم میں اس کے سر کو اوندھا کر دے گا۔"

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

" إن قامتِ الساعةُ و في يدِ أحدِكم فسيلةً ، فإن استطاعَ أن لا تقومَ حتى يغرِسَها فليغرِسْها"[30]

"اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا سا پودا ہو تو اگر وہ اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ حساب کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے اسے لگالے گا تو اسے ضرور لگادے۔"

اسلام کھلے عام گندگی پھیلانے سے منع کرتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ ماحول میں گندگی نہ پھیلائی جائے اور ماحول کو مکدر اور مسموم ہونے سے بچایا جائے۔سعید بن المسیبؒ نے نبی اکرم ﷺ کی روایت نقل کی ہے:

"إن الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم جواد يحب الجود، فنظفوا أفنيتكم، ولا تشبهوا باليهود"[31]

"اللہ پاک ہے اور خوشبو کو پسند کرتا ہے، صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے، سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے، تو اپنے گھر کے سامنے کے میدانوں کو صاف رکھا کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اتقوا اللعانين قالوا وما اللعانان قال الذي يتخلى في طرق الناس وأفنيتهم" [32]

"دو لعنتی لوگوں سے بچو، لوگوں نے پوچھا یہ دو لعنتی لوگ کون ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو لوگوں کے راستوں اور ان کے سایوں میں قضائے حاجت کرتے ہیں۔"

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"عرضت على اعمال أمتي حسنها وسيئها فوجدت في محاسن اعمالها الاذى يماط عن الطريق ووجدت في مساوى اعمالها النخاعة تكون في المسجد لا تدفن" [33]

"مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے، تو میں نے ان میں سے یہ عمل دیکھا کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا گیا ہو اور ان کے برے عمل میں سے یہ عمل دیکھا کہ مسجد میں بلغم ہو اور اسے دفن نہ کیا جائے۔"

ان احادیث میں مسجد کی تخصیص شناعت اور قباحت بیان کرنے کے لئے ہے ورنہ ہر عمومی جگہ کا یہی حکم ہے کہ قابل نفرت آلودہ اور گندی چیزوں کو ڈھک دیا جائے اور فضا کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ادارہ گلوبل ہیلتھ آبزرویٹری کی رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ۲۳ فیصد ہلاکتوں کا تعلق براہ راست ماحولیاتی آلودگی سے ہے،ایک سال میں ۳۸ لاکھ اموات گھریلو فضائی آلودگی کے نتیجے میں اور ۴۲ لاکھ اموات بیرونی فضائی آلودگی کے نتیجے میں واقع ہوتی ہیں۔[34]

جوہری توانائی کی تنصیبات ماحول کو تابکاری اثرات سے آلودہ کرنے کا بھی سبب بن رہی ہیں۔اس سلسلے میں امریکہ کی طرف سے جاپان کے خلاف استعمال کیے جانے والے ایٹمی بم اور اس کے منفی اثرات کی مثال دنیا کے سامنے ہے۔اسی طرح ۱۹۸۶ء میں یوکرین میں واقع چرنوبل کے ایٹمی ری ایکٹر کے حادثے سے فضا میں پھیلنے والے تابکاری اثرات تا حال برقرار نظر آتے ہیں جس کے باعث متعدد انسان اور دیگر جاندار اپنی زندگیوں سے محروم یا مختلف امراض کا شکار ہو گئے تھے۔جرمن ویب سائٹ کی تحقیق کے مطابق ماہر حیاتیات (T.A.Mousseau) ٹموتھی موسیو کے مطابق ایٹمی حادثات سے کیڑوں اور پرندوں میں جینیاتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔وہ گزشتہ کئی برسوں سے ایٹمی حادثات کے شکار علاقوں چرنوبل اور فوکوشیما میں ایسے حشرات، چوہے اور پرندے جمع کر رہے ہیں، جن میں جینیاتی تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہیں۔[35]

فضائی آلودگی کے خاتمے میں درختوں کا کردار

سائنسدانوں کا نظریہ یہ ہے کہ پٹرول، ڈیزل، معدنی تیل، گیس اور کوئلے وغیرہ سب درخت ہی کے وجود کے مرہون منت ہیں۔ قدیم زمانے میں جو عظیم جنگلات مختلف عوامل کے نتیجے میں زمین کی تہوں کے نیچے دب کر رہ گئے، زمین کی اندرونی حرارت کے نتیجے میں ان کی روغنیات زمین کی تہوں میں چشموں اور تالابوں کی شکل میں محفوظ ہو گئیں جس سے انسان آج حرارت اور انرجی کے میدان میں ان گنت خدمات لے رہا ہے۔

لنڈل بیکر (Lyndall Baker) اسی بارے میں لکھتے ہیں:

"300 million years ago, when new plants appeared, the world was very different from today,By 285 million years ago, trees began to develop in clumps and forests. These were conifers, trees like pines and firs that bear cones. As plants died and settled into the earth in the following millennia, they were compacted and compressed. The compressed soil turned into coal, oil and gas. These are called fossil fuels"[36]

"۳۰۰ ملین سال پہلے، جب نئے پودے نمودار ہوئے، دنیا آج سے بہت مختلف تھی، ۲۸۵ ملین سال پہلے تک، درختوں نے اشجار کے جھنڈ اور جنگلات کی صورت میں ترقی شروع کی۔ یہ مخروطی شکل رکھنے والے صنوبر، اور دیودار جیسے درخت تھے جب ان پودوں کی موت ہو گئی اور آنے والی صدیوں میں یہ زمین میں دھنس گئے اور دباؤ کی صورت میں ٹھوس شکل میں تبدیل ہوئے اور پھر یہ دبے ہوئے مادے کوئلے، تیل اور گیس میں تبدیل ہو گئے، انھیں فوسل ایندھن کہتے ہیں۔"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ "[37]

" اللہ وہ ذات ہے جس نے سرسبز درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کی، پس تم اس سے سلگاتے ہو۔"

ماضی میں اگرچہ درخت سے آگ وجود میں آنے کا تصور اور مفہوم صرف "درخت کی خشک لکڑیوں کا جلانا" تک محدود تھا مگر اس زمانہ کے لحاظ سے قرآن کریم کی قید "اخضر" یعنی سرسبز اور تازہ درخت بغیر کسی تاویل کے بظاہر بے جوڑ دکھائی دے رہا تھا مگر سائنس کے مذکورہ نظریہ کے پیش نظر درخت سے آگ پیدا ہونے کے مفہوم میں نہ صرف انتہائی وسعت پیدا ہو گئی ہے بلکہ شجر اخضر کی قید کی اہمیت اور اعجاز بھی سمجھ آنے لگا ہے۔

3۔ آبی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

پانی وہ انمول عطیہ خداوندی ہے جس کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے۔ اور ہم اس نعمت پر جتنا بھی شکر بجالائیں کم ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی میں صاف پانی کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں لیکن ہم نہ صرف صاف پانی سے دن بدن محروم ہوتے جارہے ہیں بلکہ پانی کے ذخائر میں بھی تیزی سے کمی واقع ہو رہی ہے۔ آبی آلودگی ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کو زمین پر موجود ہر جاندار چیز کی بقا اور زندگی کا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ"[38]

" اور ہم نے بنائی پانی سے ہر زندہ چیز تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔"

سائنس کے مطابق زمین کی سطح کا ۷۱ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے اور زمین کی سطح کا ۲۹ فیصد زمین ہے۔[39] یونیسکو کی ۲۰۱۷ء میں شائع کردہ رپورٹ کے مطابق صرف 2.5 فیصد پانی انسان کے لئے قابل استعمال ہے اور باقی ۹۷.۵ فیصد سمندر کی شکل میں نمکین اور ناقابل استعمال ہے۔ تقریباً ۷۰ فیصد صنعتی آلودہ مواد پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور آبی آلودگی کا ۸۰ فیصد گھریلو نکاسی آب کی وجہ سے ہے۔[40]

پانی پر تمام جانداروں کی زندگی کا دارومدار ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے آلودہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور اس بارے میں سب سے زیادہ مؤثر اور منصفانہ تعلیمات دی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم ہے کہ آپ نے ٹھہرے اور جاری دونوں قسم کے پانی میں پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ پیشاب اور پاخانہ پانی کو آلودہ کرکے بہت سے امراض کا سبب بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اتقوا الملاعن الثلاثة البراز في الموارد وقارعة الطريق والظل"[41]

" تین لعنت کا سبب بننے والی جگہوں سے بچو، پانی کے گھاٹ پر پاخانہ کرنے سے، راستے میں پاخانہ کرنے سے اور سایہ دار جگہوں پر پاخانہ کرنے سے۔"

پانی کی اسی اہمیت کے پیش نظر آپ ﷺ نے فرمایا:

"سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في الطهور والدعاء"[42]

" اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔"

نبی کریم ﷺ نے کھڑے پانی میں بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے:

"لايَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ"[43]

" تم میں سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔"

جبکہ احادیث مبارکہ میں بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے بھی صراحت کے ساتھ ممانعت آئی ہے، طبرانی کی روایت ہے:

"نهى رسول الله أن يبال في الماء الجاري" [44]

" نبی اکرم ﷺ نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں نہانے سے بھی منع فرمایا ہے:

"لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب فقال كيف يفعل يا أبا هريرة ؟ قال يتناولها تناولا"[45]

" تم میں سے کوئی شخص بھی جو جنبی ہو، وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ تو پوچھا گیا اے ابوہریرہؓ وہ کیا کرے انھوں نے کہا کہ باہر رہ کر پانی لیتے ہوئے غسل کرے۔"

نبی اکرم ﷺ نے تو یہاں تک تعلیم دی ہے کہ نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ"[46]

" جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو جائے۔ تو وہ اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے اپنے وضو کے پانی میں نہ ڈالے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔"

ماہرین کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال ۴. ۳ ملین افراد گندے پانی کے باعث پیدا ہونے والی بیماریوں سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ان بیماریوں میں ٹائیفائیڈ، ہیپاٹائٹس، ڈائریا اور ہیضہ شامل ہیں۔واضح رہے کہ فیکٹریوں کا فاضل مواد اور ضائع شدہ فصلوں کی دریاؤں میں تلفی پانی کی آلودگی میں اضافہ کر رہی ہے، جب کہ بعض ممالک کی ۹۰ فیصد آبادی پینے کے پانی کے لیے دریاؤں اور جھیلوں پر انحصار کرتی ہے۔اسی طرح ماہی گیری کا شعبہ جو دنیا بھر کے ۲۱ ملین افراد کا ذریعہ روزگار ہے، پر بھی منفی اثرات پڑنے کا خدشہ ہے جبکہ آلودہ پانی سے زراعت میں کمی کے باعث فصلوں کی پیداوار میں بھی کمی ہو سکتی ہے۔ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں عالمی سطح پر ایسی پالیسیاں متعارف کرائی جائیں جن سے اس مسئلے کا تدارک ممکن ہو سکے۔

4۔ صوتی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

سماعت علم کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔صوتی آلودگی کا تعلق سننے اور انسانی سماعت سے ہے. سماعت اللہ تعالی کی ان نعمتوں میں سے ہے کہ جسے انسانی پیدائش کے بعد سب سے پہلے شمار کیا گیا ہے۔چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

" وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" [47]

"اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل تاکہ تم احسان مانو۔"

انسانی جسم کے اندر سماعت کا نظام ایک خاص انتظام سے کام کرتا ہے۔سائنس انسائکلوپیڈیا کے مطابق:

"Sound consists of vibrations that travel through a medium, such as air or water. These vibrations can be detected by the ears"[48]

" آواز لہروں کے ذریعے سفر کرتی ہے جیسے ہوا، پانی اور ان لہروں کو کانوں کے ذریعے محسوس کیا جاتا ہے۔"

جان ایویسن (John Avison) اس بارے میں لکھتے ہیں:

"انسانی کان تک پہنچنے والی ان لہروں کا حجم 20Hz سے kHz2000 ہوتا ہے، اگر اس فریکونسی سے کم یا زیادہ حجم کی لہریں انسانی سماعت سے ٹکرائیں گی تو انسانی کان اس کو سن نہیں پائیں گے۔"[49]

آواز کی طاقت کو ڈیسی بیل (Decibel) سے ناپا جاتا ہے عام انسان ۲۰–۱۰۰ ڈی۔بی (dB) کی حامل آواز کو سن سکتا ہے جب کسی آواز کی طاقت ۱۰۰ ڈی۔بی سے بڑھ جائے تو انسان کا سننا محال ہو جاتا ہے۔[50] یاد رہے کہ ۱-۲۰ ہرٹز کی فریکوئنسی سے نکلنے والی آواز ایک بڑے گٹار یا موسیقی کے بڑے آلے سے زیادہ گہری ہوتی ہے۔ چنانچہ ناقابل سماعت آواز کو صوتی آلودگی کہا جاتا ہے، صوتی آلودگی کا پریشر اور تسلسل انسانی اعصاب اور اس کی جسمانی توانائیوں کو یکسر متاثر کرتا ہے۔[51]

موجودہ دور میں صوتی آلودگی نے بھی ایک خطرناک شکل اختیار کر لی ہے اسلام آواز نکالنے میں بھی اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے۔قرآن کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت نقل کرتے ہوئے صوتی آلودگی کو ایک منفرد انداز میں نمایاں کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ"[52]

"اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری

آواز گدھوں کی ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں صوتی آلودگی کو کم کرنے کا اتنا اہتمام کیا گیا ہے کہ اونچی آواز میں بولنے کی بجائے خود فضول بولنے کو بھی ناگوار تصور کیا گیا ہے اور سکوت اور خاموشی کو پسندیدہ عمل شمار کیا گیا ہے۔جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من صمت نجا" [53]

" جو خاموش رہا نجات پا گیا۔"

نبی اکرم ﷺ نے آواز کو عام حالات میں بھی نیچے رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اس بات کی اس حد تک اہمیت مد نظر رہی ہے کہ وعظ اور نصیحت میں بھی آواز کو پست رکھنے کی تاکید ہے ۔

"عن أبي نضرة أن عائشة رضي الله عنها قالت لقاص المدينة: ضع صوتك عن جلسائك، و تحدث ما أقبلوا عليك بوجوههم، فإذا أعرضوا عنك فأمسك، وإياك والسجع في الدعاء" [54]

" حضرت ابونضرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عائشہؓ نے مدینہ کے واعظ سے کہا اپنی آواز کو شرکاء مجلس کے سامنے پست رکھو اور صرف ان سے وعظ و نصیحت کرو جو آپ کے سامنے موجود ہیں اگر وہ آپ سے چلے جائیں تو وعظ و نصیحت کو روک دو اور دعا میں الفاظ کی بناوٹ سے دور رہو۔"

"عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت له: أذكرت هذا الحديث عن أبيك؟ قال: نعم، قال: أرسلت عائشة إلى أبي عمر في قاص كان يقعد على بابها: إن هذا قد آذاني وتركني لا أسمع الصوت، فأرسل إليه فنهاه، فعاد، فقام إليه أبي عمرُ بعصاه حتى كسرها على رأسه" [55]

" حضرت نافعؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا یہ حدیث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جی ہاں ! اور کہا حضرت عائشہؓ نے ایک ایسے خطیب کی میرے والد عمرؓ کو شکایت کی جو ان کے دروازے پر بیٹھ کر بلند آواز سے وعظ کرتا تھا کہ اس شخص نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور مجھے کوئی آواز سننے کے قابل نہیں چھوڑا تو حضرت عمرؓ نے اس سے منع فرمایا لیکن اس نے وہی حرکت دہرائی، پھر میرے والد حضرت عمرؓ اپنی لاٹھی کے ساتھ اس کی طرف گئے اور وہ لاٹھی اس کے سر پر توڑ دی۔"

حضرت عائشہؓ اپنی تکلیف کا ازالہ کرنا چاہتی تھیں بلکہ دراصل وہ اسلامی معاشرت کے اس اصول کو نافذ کرنا چاہتی تھی کہ آواز کو کسی کی تکلیف کا ذریعہ نہ بناؤ کہ آواز بہت زیادہ بڑھ جائے تو تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔ضرورت سے زیادہ بلند آواز سے بولنا بھی ایذارسانی کی صورت ہے۔قرآن کی تلاوت جیسی عبادت کو بھی ضرورت سے زیادہ بلند آواز میں ناپسند کیا گیا ہے جس سے دوسروں کی عبادت میں خلل آئے یا تکلیف کا باعث ہو۔حضرت قتادہؓ سے مروی ہے:

"عن أبي قتادة أن النبي ﷺ قال لأبي بكر: مررت بك وأنت تقرأ وأنت تخفض من صوتك، فقال:إني أسمعت من ناجيت، قال: ارفع قليلا، وقال لعمر: مررت بك وأنت تقرأ وأنت ترفع صوتك، قال: إني أوقظ الوسنان وأطرد الشيطان، قال: تخفض قليلا" [56]

" ایک رات نبی اکرم ﷺ گشت فرما رہے تھے۔جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا،

کہ وہ انتہائی پست آواز میں تلاوت کرکے نماز پڑھ رہے ہیں اور جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے گزرے، تو دیکھا کہ وہ خوب بلند آواز میں قراءت کررہے ہیں۔ صبح جب دونوں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں سے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں جس ہستی سے ہم کلام تھا اسے سنا دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کی بلند آواز میں قرآت کررہا تھا تاکہ لوگوں کو نماز کے لئے بیدار کرسکوں اور شیطان کو بھی دھتکار سکوں، نبی اکرم ﷺ نے دونوں کو اعتدال کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اپنی آواز کو پست کرو۔"

آج ہمارے معاشرے کی سنگین غلطیوں میں سے ایک لاؤڈ اسپیکر ڈیک کا غلط اور ظالمانہ استعمال ہے۔ اسی طرح مساجد پر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال صرف اذان تک محدود رکھنا چاہیئے اور چونکہ ہمارے معاشرے میں ہر دوسری گلی میں مسجد ہوتی ہے، تو اذان کے وقت بھی صرف اتنی آواز کھولنی چاہیئے جس سے مسجد کے آس پاس والوں کو آواز بلا تکلیف کے پہنچ سکے۔ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنے کو فقہاء نے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ معاشرے میں پھیلی ہوئی خلاف شرع چیزوں پر نکیر و اصلاح کے لیے مقامی علماء کو خود توجہ دینی چاہیے تاکہ اس حوالے سے تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل ہوسکے۔

5۔ غذائی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ

غذا تمام جان داروں کی طرح انسان کی بھی بنیادی ضرورت ہے۔ اگر غذا صحیح، متوازن اور اچھی ہو تو اس کے اثرات دیگر جان داروں کی طرح انسانی صحت پر بھی اچھے مرتب ہوں گے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی جون 2019ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال ساٹھ کروڑ انسانوں کی بیماریاں کا سبب آلودہ غذا کا استعمال بنتا ہے۔ باالفاظ دیگر دنیا بھر میں رونما ہونے والی اموات میں سے ہر دس میں سے ایک موت کے پیچھے نقصان دہ یا آلودہ غذا کے استعمال کا ہاتھ ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ امر نہایت تشویش ناک ہے کہ آلودہ غذا کے استعمال کے سبب ہر سال ہلاک ہونے والوں میں ایک لاکھ پچیس ہزار بچے بھی شامل ہیں۔[57]

حال ہی میں حرام غذا کے اثرات کے نتیجے میں ہی کرونا وائرس (Covid-19) سامنے آیا ہے، بی بی سی کی رپورٹ یکم فروری ۲۰۲۰ء کے مطابق سائنسدانوں کو شبہ ہے کہ چین کے صوبے ہوبائی کے شہر ووہان کی ایک سی فوڈ یعنی سمندری غذاؤں کی مارکیٹ سے کورونا وائرس کی ابتدا ہوئی تھی، یہ مارکیٹ جنگلی جانوروں کی غیر قانونی تجارت کے لیے مشہور تھی جن میں سانپ، ریکون اور خارپشت شامل ہیں۔ ان جانوروں کو پنجروں میں رکھا جاتا تھا اور خوراک کے لیے فروخت کیا جاتا تھا۔ عالمی ادارہ صحت کے حکام کا کہنا ہے کہ اس وائرس کی بڑی وجہ بظاہر چمگادڑیں ہیں لیکن یہ وائرس دیگر جانوروں میں بھی منتقل ہوا جہاں سے یہ انسانوں کو متاثر کرنے لگا۔ چین میں روایتی طور پر بہت زیادہ جنگلی جانور کھائے جاتے ہیں۔ کچھ جانور اپنے ذائقے اور نزاکت کی وجہ سے خوراک بنتے ہیں۔ چین کے بعض علاقوں میں چمگادڑوں کا سوپ پیا جاتا ہے جس میں پوری سالم چمگادڑ موجود ہوتی ہے تو کہیں شیر کے خصوں کا سوپ یا مشک بلاؤ کے جسم کے اعضا کھائے جاتے ہیں۔ تلا ہوا کوبرا (سانپ)، ریچھ کے پنجوں کا دم پخت، شیر کی ہڈیوں سے بنی وائن ریستورانوں کے مینیو کا حصہ ہوتی ہے۔ کچھ بازاروں میں تو چوہے، بلیاں، سانپ اور پرندوں کی کئی اقسام موجود ہوتی ہیں، جنہیں خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔[58]

واضح رہے کہ دسمبر ۲۰۲۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں اس وقت ایک کروڑ سے زائد افراد میں کرونا وائرس کی

تشخیص ہو چکی ہے، اور چھبیس لاکھ سے زائد ہلاکتیں اس وائرس کے نتیجے میں سامنے آچکی ہیں۔[59] اس لیے اچھی اور متوازن غذا کے ساتھ ساتھ اس کا حلال ہونا بھی بے حد اہمیت کا حامل ہے، جس کی مثال مندرجہ بالا اعداد و شمار ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ"[60]

" اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ بیشک وہ تمہارے لیے صریح اور کھلا دشمن ہے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مستجاب الدعوات بننے کی دعا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعدؓ! اپنا کھانا پاکیزہ اور حلال رکھو۔ تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! حقیقت یہ ہے کہ جو آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس دن تک (اس کی عبادات) قبول نہیں کی جاتیں۔ جس بندے کی نشو ونما حرام اور سود کے مال سے ہوئی ہو، جہنم کی آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔"[61]

جس طرح غیر متوازن اور ناقص غذا کے منفی اثرات انسانی صحت پر پڑتے ہیں، بالکل اسی طرح رزق حرام کے منفی اثرات بھی انسانی روح اور قلب پر پڑتے ہیں۔ اس کی روحانی اور قلبی نورانیت کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ جس طرح روحانی طور پر کمزور اور بیمار پڑتا ہے، اسی طرح اس کے جسمانی طور پر بھی منفی اثرات سامنے آتے ہیں۔ واضح رہے کہ حرام کے اثرات دنیا میں بھی انسانی جسم پر مضر اثرات مرتب کرتے ہیں، اور نت نئی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

اسی طرح خوراک میں ضیاع سے متعلق ارشاد ہے:

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّه لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ"[62]

" کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

آج ایک بہت بڑا عالمی مسئلہ خوراک کے ضیاع کا بھی ہے، آنحضرت ﷺ کی مبارک احادیث میں کھانے پینے کے متعلق اصولی راہنمائی پائی جاتی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

"آپ ﷺ جب کھانا کھاتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ فرماتے تھے کہ جب کسی کا لقمہ گر پڑے تو اس کا گندہ حصہ علیحدہ کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پونچھ لیں رکابی کو اور فرماتے تھے کہ تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لئے برکت ہے۔"[63]

سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں:

" نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ نے اسے اٹھالیا اور صاف کرکے کھالیا اور فرمایا اے عائشہؓ! عزت والے (اللہ تعالیٰ کے رزق) کی عزت کرو کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر جائے تو واپس نہیں آتا۔"[64]

اقوام متحدہ میں خوراک کے عالمی ادارے (FAO) کے اندازے کے مطابق ہر سال دنیا میں ۱.۳ ارب ٹن خوراک ضائع ہو جاتی ہے اور اسے بچا کر استعمال میں لانا ممکن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال دنیا بھر میں جتنی خوراک لوگوں کے پیٹ میں

جانے کی بجائے ضائع ہو جاتی ہے وہ دنیا بھر کی خوراک کی پیداوار کا ایک تہائی ہے۔ اس کی قیمت ۲.۶ کھرب امریکی ڈالر کے برابر ہے۔[65]

واضح رہے کہ ضائع ہونے کے بعد یہ خوراک الٹا ماحول میں مزید آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں خوراک کے ضیاع کی سخت ممانعت ملتی ہے۔ اس حوالے سے تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

پاکستان اور ماحولیاتی قوانین

پاکستان اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام یو این ای پی (UNEP) کا رکن ہے۔ پاکستان مشترکہ ماحولیاتی پروگرام برائے جنوبی ایشیا ایس اے سی ای پی (SACEP) کا بھی رکن ہے۔ ۲۰۱۶ء میں پاکستان پیرس کلائمٹ ڈیل (The Paris Agreement called for climate) پر دستخط کرکے موسمیاتی تغیر کے خلاف عالمی کوششوں کا حصہ بن چکا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں پاکستان انوائرنمنٹ پروٹیکشن کونسل اور پاکستان انوائرنمنٹ ایجنسی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

واضح رہے کہ اس وقت پاکستان میں جنگلات کا رقبہ ۴ ٪ سے بھی کم ہے جبکہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق کسی بھی ملک میں ماحول کی بہتری کے لیے اس کے ۲۵ ٪ رقبہ پر جنگلات ہونا ضروری ہے۔ بلوچستان کے ضلع زیارت میں واقع صنوبر کے تاریخی جنگلات کو یونیسکو کی جانب سے عالمی ماحولیاتی اثاثہ قرار دیا جاچکا ہے۔ پاکستان میں وفاق کی سطح پر ماحولیات کے تحفظ کے لئے ایک وزارت (Ministry of Climate Change) کے نام سے موجود ہے۔ ۲۰۱۰ء میں آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبوں کو اختیارات منتقل کردیے گئے جس کے بعد اب ہر صوبے کی ای پی اے یعنی ایجنسی برائے تحفظ ماحول خود مختار اداروں کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ جس کا مقصد صوبے میں ہونے والی ترقی کو ماحول دشمن ہونے سے بچانا اور ماحول اور عوامی صحت سے مطابقت کروانا ہے۔ اس وقت پاکستان میں ۱۹۹۷ء میں بنایا گیا پاکستان انوائرنمنٹ ایکٹ ۱۹۹۷ء نافذ العمل ہے۔ یہ جنگلی حیات اور ماحول کی بہتری اور تحفظ کے حوالے سے بہترین ایکٹ ہے۔ جس پر عمل درآمد کے لئے "پاکستان ماحولیاتی تحفظ کونسل" (Environmental Protection Agency Pakistan) بنائی گئی ہے۔ اس قانون کے مطابق آلودگی کا سبب بننے والے مواد کی درآمد پر 10 لاکھ جرمانے کے سزا ہوگی۔ اس قانون کے تحت قابل سزا خلاف ورزیوں کی سماعت ماحولیاتی ٹربیونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ کرے گا۔ جس کے پاس آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کو بند کرنے اور آلات اور مواد کی ضبطی کا اختیار موجود ہے۔[66]

لاک ڈاؤن سے عالمی ماحولیاتی آلودگی میں حیرت انگیز کمی

امریکی خلائی ادارے ناسا کے مطابق کورونا وائرس سے صنعتی سرگرمیوں، کاروں، ٹرکوں اور پاور پلانٹس کی بندش کے نتیجے میں دنیا کے ماحول پر بھی انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں اور فضا میں بھی نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ گیس کی مقدار واضح طور پر کم ہوگئی ہے۔[67] سی۔این۔این کی حالیہ رپورٹس کے مطابق کرونا کی وجہ سے اتنے بڑے پیمانے پر انسانی سرگرمیوں میں کمی سے زمین کی سطح پر پیدا ہونے والا ارتعاش حیرت انگیز حد تک کم ہوگیا ہے ہماری زمین کے کل وزن چھ سو ارب کھرب ٹن کے پیش نظر یہ واقعی حیران کن بات ہے۔ بیلجیئم میں رائل آبزرویٹری کے سائنسدانوں نے اس بات کو سب سے پہلے محسوس کیا ان کا کہنا ہے کہ ایسا سماجی پابندیاں لگنے کے بعد سے ہوا ہے۔[68] مشہور امریکی سائنس میگزین "دی ایٹلانٹک" کی ایک رپورٹ کے مطابق سمندروں میں سکون محسوس کیا جارہا ہے، وسیع پیمانے پر سماجی دوری کے اقدامات نے زمین، ہوا اور سمندروں میں حیرت انگیز مثبت اثرات پیدا کیے ہیں۔[69]

ماحولیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ کورونا وائرس کی عالمی وبا کے نتیجے میں دنیا بھر کی معیشت متاثر ہوئی ہے اور لاکھوں چھوٹے بڑے کارخانے بند ہوئے ہیں لیکن اسی وجہ سے عالمی فضائی آلودگی میں بھی ڈرامائی طور پر کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ گزشتہ ہفتے اسٹینفرڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مارشل برک نے مصنوعی سیارچوں سے حاصل کی گئی زمینی تصاویر کے ذریعے بتایا تھا کہ چین کی فضاؤں میں مضر صحت نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ گیس کے اخراج میں غیر معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔[70]

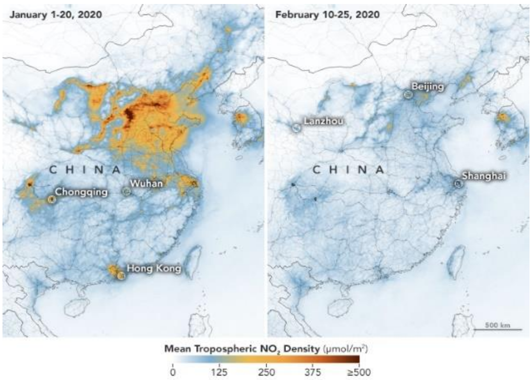

ناسا کی جانب سے جاری کی گئی اس تصویر میں چائنہ کی فضا میں لاک ڈاؤن کے بعد اور پہلے کی فضا میں صرف جنوری، فروری ۲۰۲۰ء کے تقابل سے فضائی آلودگی کی کمی کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔[71]

حاصل کلام

مندرجہ بالا تفصیل اور اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اور ماحول میں فساد کی وجہ خود انسان اور اس کی ماحول مخالف سرگرمیاں ہی ہیں، جس کی وجہ سے زمین اور سمندروں میں فساد ظاہر ہو رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دین اسلام کے ذریعے انسانیت کی بقاء اور اس کی فطری ضروریات کی تکمیل کے لئے جو اصول اور مقاصد پیش فرمائے ہیں، ان میں انسانی زندگی کی حفاظت سب سے اولین مقصد ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو احکامات آپ ﷺ نے مرتب فرمائے ہیں اگر ان کو اپنا لیا جائے تو انسانیت کے لئے نہایت سود مند ثابت ہوگا اور ان کے ذریعے پوری انسانیت کی بقا ممکن ہے، ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے پر قابو نہ پانے کی بنیادی وجہ ان اسباب اور وجوہات سے لاعلمی اور جہالت ہے جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔ سیرت طیبہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں اور ضوابط کی روشنی میں زندگی گزاری جائے تو آخرت کی یقینی ابدی کامیابی کے ساتھ دنیا کے ماحول میں بھی تعلیمات نبوی ﷺ کے ذریعے حیات طیبہ کا حصول ممکن ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. اسلام نظافت اور صفائی کا دین ہے اس لیے لوگوں میں یہ شعور اجاگر کرنا چاہیئے کہ وہ ذاتی حفظان صحت کے اصولوں اور اپنے ارد گرد کے ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اس سلسلے میں علماء کرام اور آئمہ مساجد کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔
2. پرنٹ اور الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کا کردار سب سے زیادہ اہم ہے اگر پاکستانی میڈیا اس حوالے سے عوام الناس میں شعور پیدا کرنے کی مستقل اور باقاعدہ مہم چلائے تو اس کے مثبت نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔
3. تعلیمی نصاب میں ایسا مواد شامل کیا جائے جو ماحولیاتی تحفظ کی اہمیت اور آلودگی کے نقصانات کے بارے میں طلبہ کے سامنے اسلامی نقطہ نظر پیش کرسکے۔
4. سکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھانے والے اساتذہ کرام اپنے طلباء اور نئی نسل میں ماحول کی صفائی اور اس کو آلودگی سے بچانے کے بارے میں شعور پیدا کریں۔

5. پاکستان انوائرنمنٹ ایکٹ ۱۹۹۷ء کے عملی نفاذ کے لئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مشترکہ اور سخت کردار ادا کرنا ہو گا۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ پلاسٹک بیگز کے استعمال کو ختم کرنے کے لئے سخت قوانین مرتب کرے اور ان قوانین پر عمل کو یقینی بنائے اس سلسلے میں حال ہی میں عدالتی حکم پر پلاسٹک بیگز پر پابندیوں کا اطلاق حوصلہ افزاء ہے۔
6. شہروں سے کوڑا کرکٹ دریاؤں میں یا کھلے میدانوں میں منتقل کرنے کی بجائے ایسے پلانٹس نصب کرنے چاہئیں جو اسے تلف کرنے یا اسے توانائی وغیرہ کے لئے استعمال کرکے کارآمد بنا سکیں۔ مزید برآں جوہری توانائی کے پلانٹس اور تابکاری فضلہ سے شہری آبادیوں کو دور رکھا جائے۔
7. حکومتی اور انفرادی سطح پر زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا جائے۔ سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے جدید سائنسی ذرائع کا استعمال عمل میں لایا جائے۔
8. آبادی کے لیے زرعی زمینوں کے استعمال پر پابندی لگائی جائے اور اس مقصد کے لیے بنجر اور پہاڑی زمینوں کو استعمال میں لایا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] سورۃ الاحزاب، ۲۱

Sūrah Al Aḥzab

[2] المعجم الوجیز، مجمع اللغۃ العربیہ، قاہرہ، مصر، ۱۹۸۰ء، ص: ۶۶

Al Mu'jam Al Wajīz

[3] راغب الاصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، تحقیق: صفوان عدنان الداودی، دار القلم، الدار الشامیہ، دمشق، ۱۴۱۲ھ، ج: ۱

Raghib Al Asfahanī,'Abū Al Qasim Al Ḥussayn bin Muḥammad, *Al Mufradat Fī Gharīb Al Quran*, (Damascus: Dār Al Qalam, Al Dār Al Shāmiyah, 1412),Vol:1

[4] سورۃ البقرۃ: ۱۷

Sūrah Al Baqarāh,17

[5] سورۃ الغافر: ۷

Sūrah Al Ghafir,7

[6] Encyclopedia Britannica. "*Environment | Biology*." Accessed ,April 8, 2020 www.britannica.com/science/environment

[7] لسان العرب، القاموس المحیط: معجم عربی، ص: ۱

Lisan Al 'Arab, *Al Qamūs Al Muḥīṭ Mu'jam 'Arabī,* p:1

[8] Encyclopedia Britannica. "*Pollution | Definition, History, & Facts.*" Accessed April 11, 2020. www.britannica.com/science/pollution-environment

[9] الشیخ مصطفیٰ احمد الزرقا، المدخل الفقہی العام، ۱۴۲۵ھ، دار القلم، دمشق، ۲: ۶۷۳

Al Sheikh Muṣtafa Aḥmed Al Zarqā, *Al Madkhal al Fiqhī Al ʻĀm*, (Damascus: Dār Al Qalam), 2: 673

[10] سورۃ الروم: ۴۱

Sūrah Al Rūm, 41

[11] WHO. *"WHO | Ambient Air Pollution: Pollutants."* World Health Organization. Accessed April 19, 2020.www.who.int

[12] سورۃ البقرۃ: ۱۲۶

Sūrah Al Baqarāh, 162

[13] الشوکانی، محمد بن علی بن محمد الشوکانی، نیل الاوطار، دار الحدیث، ۱۹۹۳ء، رقم: ۱۹۳۰

Al Shawkanī,Muḥammad bin ʻAlī bin Muḥammad, *Nayl Al Awṭār*, (Dār Al Ḥadīth,1993), Hadith # 1930

[14] امام مسلم، الصحیح لمسلم، رقم: ۲۹۴۸

Imam Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadith # 2948

[15] ایضاً، رقم: ۲۹۴۷

Ibid., *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadith # 2947

[16] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، ۴: ۱۳۰

Al Bukharī, Muḥammad bin Isma'il, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, 4:130

[17] امام نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب، سنن النسائی، رقم: ۴۴۵۸

Imam Nisāai, Aḥmad bin Shu'ayb, *Sunan Al Nisā'ī*, Ḥadith#4458

[18] سنن النسائی، رقم: ۴۳۶۰

Sunan Al Nisā'ī, Ḥadith # 4360

[19] Fountain, Henry. *"Climate Change Affected Australia's Wildfires, Scientists Confirm."* The New York Times, March 4, 2020, sec. Climate. Accessed April 28, 2020 www.nytimes.com/2020/03/04/climate/australia-wildfires-climate-change.html

[20] James Shipman, *An Introduction to Physical Science,* Fourteenth Edition, Cengage Learning,Boston,USA,2015,P.546,547

[21] سورہ الفرقان: ۴۸

Sūrah Al Furqān, 48

[22] سورۃ عبس: ۲۴-۳۲

Sūrah ʻAbas, 24-32

[23] Rolf Müller (physicien.), *Stratospheric Ozone Depletion and Climate Change, Royal Society of Chemistry*, 2012, Cambridge, United Kingdom, P.239

[24] سورۃ الانعام: ۹۹

Sūrah Al An'ām, 99

[25] امام مسلم، الصحیح المسلم، ۲: ۳۷۰

Imam Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 2: 370

[26] امام بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، رقم: ۲۳۲۰

Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadith # 2320

27 امام احمد بن حنبل، مسند حنبل، رقم: ۲۳۲۵۰

Imam Aḥmed bin Ḥambal, *Al Musnad*, Ḥadith # 23250

28 امام نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب، السنن الکبریٰ، رقم: ۵۷۵۷

Imam Nisāai,' Abū 'bd Al Reḥman Aḥmed bin Shuayb, *Al Sunan Al Kubra*, Ḥadith # 5757

29 ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، رقم: ۵۲۳۹

Abū Dāw'ūd, Suliman bin Al Ash'th, *Sunan Abī Dāw'ūd,* Ḥadith # 5239

30 امام احمد بن حنبل، مسند حنبل، رقم: ۱۲۹۸۱

Imam Aḥmed bin Ḥambal, *Al Musnad*, Ḥadith # 12981

31 ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، رقم: ۲۷۹۹

Al Tirmidhī, Muḥammad bin 'Īsa, *Sunan Al Tirmidhī,* Ḥadith # 2799

32 ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد، صحیح ابن حبان، رقم: ۱۴۱۵

Ibn Ḥibbān, Muḥammad bin Ḥibbān, *Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān*, Ḥadith # 1415

33 ایضاً، رقم: ۵۵۳

Ibid., Ḥadith # 553

34 WHO. "*WHO | World Health Organization*." World Health Organization. Accessed April 20, 2020. www.who.int/gho/phe/en/

35 Welle (www.dw.com), Deutsche. "ایٹمی حادثات سے کیڑوں اور پرندوں میں جینیاتی تبدیلیاں | DW |10.03.2016."DW.COM.Accessed,April28,2020 www.dw.com/ur/BA/a-19106526

36 Lyndall Baker Landauer, *The Learning Pool: Basic Science* , Xlibris Corporation,USA, 2006, p.106

37 سورۃ یٰس: ۸۰

Sūrah Yāsīn, 80

38 سورۃ الانبیاء: ۳۰

Sūrah Al Anbiyā', 30

39 George L. Pickard, William J. Emery, *Descriptive Physical Oceanography: An Introduction, Elsevier*,USA, 2013 - Science ,P.5

40 UN World Water Development Report, Wastewater: The Untapped Resource, Published in 2017 by the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization,7, place de Fontenoy, Paris , France ,P.32 The author is a staff member of the World Health Organization

41 سنن ابی داؤد، رقم: ۲۶

Sunan Abī Dāw'ūd, Ḥadith # 26

42 سنن ابی داؤد، رقم: ۹۶

Ibid., Ḥadith # 96

43 الصحیح البخاری، رقم: ۲۳۹

Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī,* Ḥadith # 239

44 ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الاوسط، رقم: ۱۷۴۹

Al Ṭabrānī, Sulaymān bin Aḥmed, *Al Mu'jam Al Awsaṭ*, Ḥadith # 1749

45 الصحیح المسلم، رقم: ۲۸۳

Al Ṣaḥīḥ li Muslim, Ḥadith # 283

46 الصحیح البخاری، رقم: ۱۶۲

Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*, Ḥadith # 162

47 سورہ النحل: ۷۸

Sūrah Al Naḥl, 78

48 Charles Taylor, *The Kingfisher Science Encyclopedia, Kingfisher*, (USA: Boston Massachusetts, 2000), p:312

49 John Avison, *The World of Physics,* (UK: Nelson Thornes, Cheltenham, 2014), p:468

50 Raven Biederman, Penny Pattison, *Basic Live Sound Reinforcement: A Practical Guide for Starting Live Audio,* (UK: Taylor & Francis, Burlington, 2013), p:80

51 Enda Murphy, Eoin King, *Environmental Noise Pollution: Noise Mapping, Public Health, and Policy,* (USA: Newnes, Burlington, 2014), p:1

52 سورۃ لقمان: ۱۹

Sūrah Luqman, 19

53 شیبانی، ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۲۱ھ، رقم: ۲۲۱

Aḥmed bin Muḥammad bin Ḥambal, *Musnad Aḥmed*, (Beirūt: Mu'ssasah Al Risālah 1421), Ḥadith # 221

54 ابن شبہ، ابو زید، عمر بن شبہ النمیری، البصری، تاریخ المدینۃ المنورۃ، تحقیق: فہیم محمد شلتوت، ۱: ۱۳

Ibn Shabh, 'Umar bin Shibah Al Namayrī, *Tārīkh Al Madīnah Al Munawwarah*, 1: 13

55 ایضاً

Ibid.

56 امام ترمذی، سنن الترمذی، رقم: ۴۴۷

Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadith # 447

57 World Health Organization,"Food Safety." Accessed April 23, 2020 www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/food-safety

58 "کورونا وائرس جنگلی حیات کے لیے کیسے فائدہ مند ہے؟" . BBC News اردو, February 1, 2020, sec. سائنس. Accessed April 19, 2020 ,www.bbc.com/urdu/science-51324465

59 *"Coronavirus Update (Live): COVID-19 .Worldometer."*Accessed Dec 01, 2021. www.worldometers.info/coronavirus

60 سورۃ البقرۃ: ۱۶۸

Sūrah Al Baqarāh, 168

61 ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱: ۲۶۷

Ibn Kathīr, Ḥafiz 'Imād Al Dīn Ibn Kathīr, *Tafsīr Ibn Kathīr*, (Dār Al Salām lil Nashr wal Tawzī'), 1: 267

62 سورۃ الاعراف: ۳۱

Sūrah Al A'rāf, 31

63 جامع ترمذی، رقم: ۱۸۰۳

Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī,* Ḥadith # 1803

64 سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۳۴

Sunan Ibn Mājah, Ḥadith # 234

65 Food and Agriculture Organization of the United Nations. "*Food Loss and Food Waste*." Accessed April 25, 2020. www.fao.org/food-loss-and-food-waste/en/

66 The Gazette of Pakistan, Senate Secretariat, Printing Corporation of Pakistan, Government of Pakistan, Islamabad, 6th December 1997, p: 1682-1705

67 "*Earth Matters - How the Coronavirus is (and Is not) Affecting the Environment*." Text. Article. NASA Earth Observatory, March 5, 2020. earthobservatory.nasa.gov

68 "*The Coronavirus Pandemic is Making Earth Vibrate Less - CNN*." Accessed April 20, 2020. edition.cnn.com

69 Koren, Marina. "*The Pandemic is Turning the Natural World Upside Down*." The Atlantic, April 2, 2020. Accessed April 20, 2020. www.theatlantic.com

70 McMahon, Jeff. "*Study: Coronavirus Lockdown Likely Saved 77,000 Lives In China Just By Reducing Pollution*." Forbes. Accessed April 19, 2020. www.forbes.com

71 "*Airborne Nitrogen Dioxide Plummets Over China*." Text. Article. NASA Earth Observatory, February 28, 2020. Accessed April 20, 2020. earthobservatory.nasa.gov